مسلمان لایعنی کاموں سے اجتناب برتتا ھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْأَمِينُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: **(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا)**(١).

عزیز دوستو، مومن بھائیو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند جامع کلمات ہیں، جو مفید فوائد پر مشتمل ہیں، اعلیٰ اخلاق اور کمالِ ایمان کی ترجمانی کرتے ہیں، اور جنکا ثمرہ رب تعالیٰ کی رضا کا حصول ھے، یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے ہیں: «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ»(٢). "کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں کو چھوڑ دے". یہ مختصر ترین آٹھ کلمات انسان کی کامیابی کا بہترین ذریعہ ہیں، یہاں تک کہ انہیں "رُبعِ اسلام" یعنی اسلام کا چوتھائی حصہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ انسان کا ایسے امور میں مداخلت کرنا جو اُس سے متعلق نہیں، فساد اور شر کی جڑ ہے، اِس بُری عادت نے نہ جانے کتنے ہی تعلقات برباد کردیے، مشکلات برپا کردِیں، حقوق اور واجبات ضائع کر

دیے، اورکتنوں کوگناہوں اور ہلاکت خیزیوں میں مبتلاکردیا. میرے بھائیو! لایعنی امور سے مراد ہروہ قول وفعل ھے جوانسان کی دینی ودنیاوی ضروریات سے باہر ہو، اور نہ ہی اُن سے رضائے الٰہی کا حصول ممکن ھو. لہذاانسان کالایعنی امورکوچھوڑ دینا، خود سے غیر متعلقہ امور سے بچنا، اور جن کاموں سے اسکاکوئی لینادینانہیں اُن سے اعراض کرنا، اور دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرنا؛ ایک عظیم الشان صفت ہے جواس کے ایمان کی مضبوطی، اسلام کی تکمیل، دل کی صفائی، نفس کے اعتدال، اخلاق کی بلندی، عقل کی پختگی اور کمالِ حکمت کی نشانی ہے. لقمان حکیم سے پوچھاگیا: آپکی حکمت کا راز کیاہے؟ انہوں نے فرمایا: "میں اُس چیز کے بارے میں نہیں پوچھتا جس کی مجھے ضرورت نہیں، اور نہ ہی ایسے معاملات میں دخل دیتاہوں جو میرے لیے غیر ضروری ہیں". ایک اور موقع پران سے پوچھا گیاکہ آپ نے یہ مقام کیسے حاصل کیا؟ توانہوں نے فرمایا: "سچ بولنے، امانت داری سے کام لینے، اور غیر متعلقہ چیزوں کوترک کرنے سے". چنانچہ میرے بھائیو، اللہ کے بندو! عقلمند انسان وہ ہے جواپنے لیے نفع بخش کام میں مشغول رہتاہے، اورصرف اپنے ضروری کاموں پرتوجہ دیتاہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پرعمل کرتے ہوئے: «احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ» (٣) "جس چیز سے تمہیں نفع پہنچے اس میں حرص کرو". اور اس بات کا پختہ یقین رکھتے ہوئے کہ غیر متعلقہ امور کوترک کرناہی اصل نفع کاذریعہ ہے، چنانچہ وہ دوسروں

کے نجی معاملات میں ٹانگ نہیں اَڑاتا، نہ ہی ان کی ذاتی معلومات جاننے میں وقت ضائع کرتا ہے، بلکہ وہ صرف ان کی خیریت دریافت کرنے پر اکتفاء کرتا ہے تاکہ انکے بارے میں اطمینان حاصل ہو. اور اس کے برعکس، ایسے سوالات کرنا جو غیر ضروری ہوں، جیسے کسی کے گھر، آمدنی، کام، تنخواہ یا ذاتی رازوں، اور نجی باتوں کے بارے میں پوچھنا، کہاں سے آ رہے ہے؟ کہاں جا رہے ہے؟ یہ سب بداخلاقی اور بلاوجہ کُریدنے کی بری عادت ہے، ایسے شخص سے لوگ دُور بھاگتے ہیں، اور رب تعالیٰ بھی ایسے شخص سے ناراض ہوتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ھے: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا؛ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ» (۴). بلاشبہ اللہ عزوجل نے تمھارے لیے قیل و قال، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے. میرے بھائیو، اللہ کے بندو! خبردار، اِس عادت کو معمولی نہ سمجھیے، کیونکہ اِس کا جُرم بڑا ہے، اِس کے اثرات خطرناک ہیں، اِس کا انجام بدتر ہے اور اس کی سزا سخت ہے، حضرت انس بن مالک رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابي کا انتقال ہوا، تو لوگوں نے کہا: "تمھیں جنت مبارک ھو" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَمَا عِلْمُكُمْ؟ لَعَلَّهُ قَدْ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ» (۵). "تمھیں کیا معلوم؟ شاید اس نے ایسی بات کہی ہو جو اس سے متعلق نہ ہو".

اللہ کے بندو! جو شخص ایسی باتوں میں مشغول رہتا ہے جن سے اُسکا دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں، تو وہ ضرور اُن امور میں کوتاہی کرے گا جو خود اُس سے متعلق ہیں، کیونکہ یہ لایَعنِیَّت کی صفت اُس کا وقت ضائع کرتی ہے، اُس کی زندگی برباد کرتی ہے، اس کی توجہ بَٹاتی ہے، اُسکو اپنے مقصد سے دُور کرتی ھے، اور بسا اوقات اس کی قدر و منزلت کو بھی گَھٹاتی ھے، اس کی عزت و وقار کو کم کرتی ھے، اسکا رعب و ہیبت زائل کردیتی ھے، اور اُسے شرمندہ کُن حالات میں ڈال دیتی ہے، اور کہا جاتا ہے کہ جو شخص غیر متعلقہ امور میں مداخلت کرے گا، وہ ایسی باتیں سنے گا جو اسے ناگوار گزریں گی. لہٰذا، میرے بھائیو! جو چیز آپ سے متعلق نہیں، اسے چھوڑ دیجئیے، تاکہ آپ رب تعالیٰ کی رضا اور لوگوں کی محبت حاصل کرسکیں.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(٦).

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي

خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَعَبْدِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

امابعد: اے میرے بھائی، اللہ کے بندے! آپکے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو ایک اہم نصیحت کی ہے، اسے ضائع مت کرو، اور ایک قیمتی مشورے سے نوازا ہے، اُسے نظر انداز نہ کرو، انہوں نے فرمایا: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ»(۷) "اپنی زبان کو قابو میں رکھو". لہذا، آپ صرف وہی بات کرو جو آپکے لیے فائدہ مند ہو، اور زبان سے وہی جملہ کہو جو آپکو سر بلندی عطاء کرے، اور ایسے عام امور میں پڑنے سے بچو جنکا تعلق دوسروں کے معاملات کے ساتھ ھو، یا ایسے اہم مسائل جنہیں سمجھنا عام لوگوں کے لیے دشوار ہوتا ہے اُن میں مداخلت کرنے سے پرہیز کرو، یہ ایسے امور ہیں جن کے خاص ماہرین اور اہل علم ہوتے ہیں، اور وہی اُن کو بہتر انداز سے سمجھ سکتے ہیں. تو میرے بھائی، آپکو یہی زیب دیتا ہے کہ آپ اُن امور میں لب کُشائی کی جسارت سے باز رہو، خیر کہو خیر پاؤ، یا خاموش رہو سلامتی پاؤ. (وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ)(۸) "اور جس بات کی تجھے خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ"، «عَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ»(۹)، "اپنے نفس کی فکر کرو". اسکی صلاحیتوں کو بڑھانے کی کوشش کرو اور اسکی اصلاح میں مشغول رہو، یہ آپکے لیے بہتر اور کافی ھے، تاکہ آپ ذرائع

سے آنے والی خبروں، اور مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر باتیں پھیلانے والوں کے خاص مقاصد کے تحت صحیح اور غلط، جھوٹی اور سچی، پوری اور ناقص اِنفارمیشن کی ٹوہ اور جستجو میں نہ لگے رہو. ہوشیار اور سمجھدار رہو، ہر سُنی سُنائی بات کو بولتے مت پھِرو، اور ہر کہی گئی بات کو پھیلاؤ مت، اور اپنے بچوں اور اہل خانہ کو سکھاؤ کہ وہ اُن چیزوں میں دخل اندازی نہ کریں جن کا انہیں علم نہیں، اور ہر سنی ہوئی بات کو بیان نہ کریں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ»[١٠]. آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرے. اور انہیں یہ بتاؤ کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں کہ انہیں امن وایمان کی نعمت ملی ہے، اور وہ متحدہ عرب امارات کی حکیمانہ قیادت کے شکرگزار ہوں، جو امور کو دور اندیشی اور حکمت کے ساتھ چلانے کی صلاحیت رکھتی ہے، اور انہیں سکون اور غور وفکر کے ساتھ انجام دیتی ہے.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. رَبَّنَا مَا سَأَلْنَاكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعْطِنَا، وَمَا قَصُرَتْ عَنْهُ دَعَوَاتُنَا مِنَ الْخَيْرَاتِ فَبَلِّغْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ، ذَا الجَلَالِ وَالإِكْرَامِ، وَالعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ، نَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تَرْحَمَنَا؛ بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنَا، وَتَرْكِ تَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِينَا، وَأَنْ تَرْزُقَنَا حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنَّا.

اللَّهُمَّ أَدِمِ الِاسْتِقْرَارَ عَلَى دَوْلَتِنَا، وَأَتِمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَوَسِّعْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)(١).

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الأحزاب: ٧٠.

(٢) أحمد: ١٧٣٧، والترمذي: ٢٣١٧.
(٣) مسلم: ٢٦٦٤.
(٤) متفق عليه.
(٥) الترمذي: ٢٣١٦، وابن جرير الطبري في تهذيب الآثار ١/١٠٧. واللفظ له.
(٦) النساء: ٥٩.
(٧) الترمذي: ٢٤٠٦.
(٨) الإسراء: ٣٦.
(٩) الترمذي: ٣٠٥٨.
(١٠) أبو داود: ٤٩٩٢.
(١١) البقرة: ٢٠١.